شیخ الاسلام خواجہ محمد قمر الدین سیالوی

کی طرف سے فتوائے کفر پر تقریظ و تائید

کچھ عرصہ پہلے سرگودھا سے ایک پمفلٹ شائع ہوا تھا، جس میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی تھی کہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی قدس سرہٗ، مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند اور مصنف "تحذیر الناس" کے مداح اور معتقد ہیں اور یہ کہ "تحذیر الناس" میں عقیدۂ ختمِ نبوت کا انکار کرنے پر انہیں نانوتوی صاحب پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہی مضمون ماہنامہ "الرشید" "دیوبند نمبر" میں شائع کیا گیا، حالانکہ یہ سفید جھوٹ تھا۔

ذیل میں ہم حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ کے مکتوبِ گرامی کا عکس پیش کر رہے ہیں جس میں انہوں نے دیوبندیوں کی فریب کاری کا پردہ چاک فرمایا ہے:

تابش قصوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ وعلی من تبعہم باحسان الی یوم الدین - اما بعد ! کچھ عرصہ ہوا فقیر کے پاس ایک استفتاء پہنچا کہ زید یہ کہتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی صرف آخری نبی اگر نہ بھی لیا جائے بلکہ یہ معنی بھی کر لیا جائے کہ تمام انبیاء کرام حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے انوار و فیوض سے مقتبس ہیں تو نہایت مناسب ہوگا کیا زید پر فتویٰ کفر لگایا جا سکتا ہے یا نہ ؟ جواب میں لکھا کہ اس قول پر زید کو کافر کہا جائیگا بعد میں سنا گیا کہ بعض علماء اہل سنت نے فقیر کے اس فتویٰ کو اس وجہ سے ناپسند کیا ہے کہ مولوی قاسم نانوتوی کے رسالہ تحذیر الناس کی اس نوعیت کی عبارت پر علمائے اہل سنت نے کفر کا فتویٰ دیا ہے - چنانچہ رسالہ مذکور کا مطالعہ کیا تو تحذیر الناس کی عبارت اور اس استفتاء کی عبارت میں فرق بعید ثابت ہوا بحث رسالہ مذکور کی تمہید ہی مندرجہ ذیل تصریحات پر مبنی ہے -

(۱) خاتم النبیین کا معنی لا نبی بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم نہ لینے پر مُصر ہے - حالانکہ یہ معنی احادیث صحاح سے ثابت ہے - اس پر اجماع صحابہ ہے ومن بعدہم الی یومنا ہذا متواتر متوارث یہی معنی کیا جا رہا ہے -

(۲) رسالہ مذکورہ میں واضح طور پر لکھا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخر الانبیاء کرنے سے کلام ما قبل لکن و ما بعد لکن یعنی مستدرک منہ و مستدرک کے مابین کوئی تناسب نہیں رہتا -

(۳) رسالہ میں موجود ہے کہ یہ معنی کرنے سے کلام الٰہی میں حشو و زوائد کا قول کرنا پڑے گا یعنی لکن زائد حرف ماننا پڑے گا

(۴) کہتا ہے کہ یہ مقام مدح ہے اور آخر الانبیاء ماننے سے مدح ثابت نہیں ہوتی بلکہ عام انسانوں کے عام حالات ذکر کرتے ہیں اور یہ معنی لینے میں کوئی فرق نہیں و غیر ذالک من التہافۃ الضئیلۃ الخبرویۃ اس فقیر نے ضروری خیال کیا کہ اس صورت واقعیہ اور اس فرضی استفتاء میں فرق کی بنا پر رسالہ مذکورہ کی عبارت کے بارے میں اپنی ناقص رائے ظاہر کرے -

(۱) تحذیر الناس میں کہیں بھی خاتم النبیین کا معنی خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں لیا گیا تاکہ دو معانی مانعۃ الجمع کی تاویل کی جا سکے - بلکہ آخر الانبیاء کے معنی کو غیر صحیح ثابت کرنے کے الفاظ لائے گئے ہیں لہٰذا احادیث صحیحہ سے انکار اور اجماع صحابہ سے فرار اور باقی امت کے متفق عقیدہ و اجماع سے تضاد قطعی طور پر ثابت ہے

(۲) مصنف رسالہ کے دونوں جزو کلام ما قبل لٰکن و بعد لٰکن میں تناسب کی نفی ہو گئی ہے اگر
اپنے کیے ہوئے معنی پر نظر ڈالتا تو اس صورت میں کبھی اس کو یہ نہیں نظر آتا تھا۔ یعنی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور تمام
انبیاء کو فیض رساں ہیں۔ اب بتائیے کہ اس مستدرک منہ اور مستدرک میں فرق
لکن نے کیا کیا۔ اور کیا مناسبت اس استدراک کی وجہ سے پیدا ہوئی؟

(۳) اور معنی کے اعتبار سے بعض حرف لکن زائد ثابت نہ ہو تو کیا ہوا۔ واو عاطفہ یہ کام
نہ کر سکتی تھی؟ استدراک کی ترکیب کیوں استعمال فرمائی گئی؟ اس کو دیکھ نادان
کو سمجھ ہوتی تو معنی لا نبی بعدہ صلے اللہ علیہ وسلم کرنے سے مدح بالذات اس موصوف
بالذات کیلئے اظہر من الشمس اور ابین من الامس موجود ہے۔ احادیث صحیحہ کے انکار کی
بھی ضرورت پیش نہ آتی۔ شذ عن الجماعۃ بھی نہ کرنا پڑتا۔ غور فرمائیے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۝
یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تم جیسے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن تم یہ مت
خیال کرو کہ باپ کی سی شفقت و رأفت و رحمت سے تم محروم ہو کیونکہ وہ رحمۃ للعالمین
کافۃ الناس کیلئے قیامت تک آخری رسول ہیں جن کی شفقت و رحمت باپ سے
ہزاروں درجہ زیادہ ہے جو ہمیشہ کیلئے تمہیں نصیب رہے گی وہ تو عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ کا رتبہ رکھنے والے رسول ہیں۔ اب بتائیے
موصوف بالذات و مقام مدح والا اشکال حل ہوا یا نہ؟ اور مستدرک منہ اور
مستدرک کے مابین مناسبت سمجھ میں آئی یا نہ؟ اور مصنف کے دماغ سے حشو و
زوائد خارج ہوا یا نہ؟ مصنف تحذیر الناس ان چند علمی مصطلحات کا ذکر مع
بھی بالکل بے محل اور بے ربط کرتے ہوئے اپنی عامیانہ نظر و فکر پر پردہ نہ ڈال سکا اور
التزاماً منکر احادیث صحیحہ و نصوص متواترہ قطعیہ ثابت ہونے کے علاوہ شاذ عن
الجماعۃ و خارق اجماع ثابت ہوا۔ لہٰذا فقیر کا فتویٰ عدم تکفیر اس فرضی زید کے متعلق
ہے نہ کہ مصنف تحذیر الناس کیلئے۔ وَالحق ما قد قیل فی حقہ من قبل العلماء الاعلام

فقیر محمد قمر الدین السیالوی سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف